دلوں پر مہر: کس طرح کے لوگوں پر!

عبدالغفور عباسی ★

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی جانب سے عالم انسانیت پر بے شمار احسانات میں سے نہ صرف ایک عظیم احسان ہے بلکہ امت مسلمہ کے لیے بالخصوص اور دیگر اقوام عالم کے لیے اپنی بے پایاں محبت و رحمت کا اظہار بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ اس سے مکمل رہنمائی حاصل کریں، اپنے مقصد وجود کو پہچانیں اور اپنی منزل کا تعیّن کریں اور اس کے حصول کے لیے وہ طریقۂ کار اختیار کریں جس سے اس کا حصول یقینی ہو۔ جس کے نتیجے میں ہمارا رب ہم سے راضی ہو اور ہم اس کی ابدی اور دائمی جنت کے مستحق ٹھیریں جس کا اس نے ہم سے وعدہ کر رکھا ہے۔ بدقسمتی سے انسان نے بحیثیت مجموعی جو رویہ اور طرزِعمل اختیار کیا اور کر رہے ہیں وہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج امت مسلمہ قہر و غضب اور ذلت و رسوائی کا شکار ہے اور دیگر اقوامِ عالم وحشت وسفاکیت اور دہشت و درندگی کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کے سخت رویے اور برے طرزِعمل پر تبصرہ کرتے ہوئے ان کے دلوں پر مہر لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لیے کہ ایسے لوگ خود ہی اپنے لیے ہدایت کے دروازے بند کر دیتے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ وہ کون سا رویہ اور طرزِعمل ہے اور وہ کون لوگ ہیں کہ جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ ٹھپہ لگا دیتے اور جس کے بعد ان سے بہت ہی کم خیر کی توقع اور ہدایت کی اُمید کی جاسکتی ہے۔

● **ہٹ دھرم اور ضدی:** وہ لوگ جو ہٹ دھرم، جاہل اور ضدی ہوتے ہیں اور کسی دوسرے کی بات غور سے سننا اور تسلیم کرنا گوارا نہیں کرتے، چاہے بات مبنی برحقیقت ہو۔ اگر کوئی واضح نشانی بھی موجود ہو تو ایسا انتہا پسندانہ اور فاسقانہ رویہ اختیار کرنے والوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ

مہر ثبت کر دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ لَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۞ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ (الروم ۳۰:۵۸-۵۹)، اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا ہے تم خواہ ان کے پاس کوئی نشانی لے کر آؤ جن لوگوں نے ماننے سے انکار کر دیا ہے (یعنی ہٹ دھرمی اور ضد پر اتر آئے ہیں) وہ یہی کہیں گے کہ تم ہی باطل پر ہو۔ اس طرح اللہ ٹھپہ لگا دیتا ہے ان لوگوں کے دلوں پر جو بے علم ہیں۔

آیات قرآنی کو جھٹلانے اور حد سے گزر جانے والوں کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۞ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ وَ اِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ۞ (الاعراف ۷:۱۰۱-۱۰۲)، یہ قومیں جن کے قصے ہم تمھیں سنا رہے ہیں (تمھارے سامنے مثال میں موجود ہیں) ان کے رسول ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر جس چیز کو وہ ایک دفعہ جھٹلا چکے تھے پھر اسے وہ ماننے والے نہ تھے۔ دیکھو اس طرح ہم منکرین حق کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔ ہم نے ان میں سے اکثر میں کوئی پاسِ عہد نہ پایا بلکہ اکثر کو فاسق ہی پایا۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۞ (یونس ۱۰:۷۴)، پھر (نوحؑ) کے بعد ہم نے مختلف پیغمبروں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا اور وہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر جس چیز کو انھوں نے پہلے جھٹلا دیا تھا اسے پھر مان کر نہ دیا۔ اسی طرح ہم حد سے گزر جانے والوں کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیتے ہیں۔

- **حد سے تجاوز کرنے والا، جھگڑالو اور متکبر:** وہ لوگ جو مسرف، مرتاب،

مجادل، متکبر اور جبّار ہوتے ہیں۔ ان لوگوں جیسا روّیہ اور طرزِعمل اختیار کرنے والوں کے دلوں پر بھی اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ نِ ۝ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝ (المؤمن ۴۰: ۳۴-۳۵)، اسی طرح اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کو گمراہی میں ڈال دیتا ہے جو حد سے گزرنے والے اور شکّی ہوتے ہیں اور اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی سند یا دلیل آئی ہو۔ یہ رویہ اللہ اور ایمان لانے والوں کے نزدیک سخت مبغوض ہے۔ اسی طرح اللہ ہر متکبر و جبّار کے دل پر مہر (ٹھپّہ) لگا دیتا ہے۔

واضح رہے کہ ○ مسرف: حد سے تجاوز کرنے والے کو کہتے ہیں، یعنی مسرف وہ شخص ہوتا ہے جو شریعت کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کرتا ہے۔ ○ مرتاب: شک کرنے والے اور شک میں ڈالنے والے کو کہتے ہیں۔ مرتاب وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ کی آیات اور احکام کے سلسلے میں خود شکّی ہوتا ہے اور دوسرں کو بھی شک میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ ○ مجادل: جھگڑالو، کج بحثی کرنے والے اور میں نہ مانوں کا رویہ اختیار کرنے والے کو کہتے ہیں۔ ○ متکبر: وہ شخص ہوتا ہے جو خود کو بڑا جانتا اور دوسروں سے بڑا منوانے کی کوشش کرتا ہے، یعنی خود کو بڑا جان کر اللہ کی آیات کا انکار کر دیتا ہے۔ ○ جبّار: اپنی طاقت اور قوت کے بل بوتے پر دوسروں کو زیر کرنے کی کوشش کرنے والا، یعنی اللہ اور اس کے رسولؐ کی مرضی کے مقابلے میں اپنی مرضی دوسروں پر مسلّط کرنے والے کو کہتے ہیں۔

● **عہد فراموش اور قتلِ ناحق کا مرتکب:** نقضِ میثاق، تکفیرِ آیات، قتلِ ناحق اور بہتان لگانے والوں کے دلوں پر بھی اللہ تعالیٰ ٹھپّہ لگا دیتے ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ (النساء ۴: ۱۵۵ تا ۱۵۶)، آخر کار ان کی عہد شکنی کی وجہ سے۔ اور اس وجہ سے کہ انھوں نے اللہ کی آیات

کو جھٹلایا اور متعدد پیغمبروں کو ناحق قتل کیا اور یہاں تک کہا کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں۔ اور پھر اپنے کفر میں یہ اتنے بڑھے کہ مریمؑ پر سخت بہتان لگا دیا حالانکہ درحقیقت اِن کی باطل پرستی کے سبب سے اللہ نے ان کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیا ہے اور اسی وجہ سے یہ بہت کم ایمان لاتے ہیں۔

ایسے ہی منکرینِ حق کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰی سَمْعِهِمْ وَ عَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ (البقرہ ۲:۶-۷)، بے شک جن لوگوں نے انکار کیا (ان باتوں کو تسلیم کرنے سے) ان کے لیے یکساں ہے خواہ تم انھیں خبردار کرو یا نہ کرو۔ بہرحال وہ ماننے والے نہیں ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے۔ وہ سخت سزا کے مستحق ہیں۔

● **جہاد سے رُوگردانی**: وہ لوگ جو جہاد سے رُوگردانی کرنے والے ہوں، جو شریک ہونے کی قدرت کے باوجود شرکت پر آمادہ نہ ہوں، ایسے لوگوں کے دلوں پر بھی اللہ تعالیٰ مہر ثبت کر دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ جَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَ قَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِیْنَ○ رَضُوْا بِاَنْ یَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَ طُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ ○ (التوبہ ۹:۸۶-۸۷)، جب کبھی کوئی سورۃ اس مضمون کی نازل ہوئی کہ اللہ کو مانو اور اس کے رسولؐ کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو آپؐ نے دیکھا کہ جو لوگ ان میں سے صاحبِ مقدرت تھے وہی تم سے درخواست کرنے لگے کہ انہیں جہاد کی شرکت سے معاف رکھا جائے اور انھوں نے کہا کہ ہمیں چھوڑ دیجیے ہم بیٹھنے والوں کے ساتھ ہیں۔ ان لوگوں نے گھر بیٹھنے والیوں میں شامل ہونا پسند کیا۔ اور ان کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیا گیا، اس لیے ان کی سمجھ میں اب کچھ نہیں آتا۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ وَ ھُمْ اَغْنِیَآءُ رَضُوْا بِاَنْ یَّکُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ (التوبہ۹:۹۳)، البتہ اعتراض تو ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہیں اور پھر بھی آپؐ سے درخواست کر رہے ہیں کہ انھیں شرکت جہاد سے معاف رکھا جائے۔ انھوں نے گھر بیٹھنے والیوں میں شامل ہونا پسند کیا اور اللہ نے ان کے دلوں پر ٹھپّہ لگا دیا اس لیے اب یہ کچھ نہیں جانتے (کہ اللہ کے ہاں ان کی اس روش کا کیا نتیجہ نکلنے والا ہے)

- **مرتد اور دنیا پرست:** مرتد اور دنیا پرست لوگوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ مہر ثبت کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِہٖٓ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَ قَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ وَلٰکِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْکُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْھِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ وَ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَ سَمْعِھِمْ وَ اَبْصَارِھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ (النحل۱۶:۱۰۶ تا ۱۰۸)، جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر کرے (وہ اگر) مجبُور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تب تو خیر ہے)۔ مگر جس نے دل کی رضامندی سے کفر کو قبول کر لیا اس پر اللہ کا غضب ہے اور ایسے سب لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا اور اللہ کا قاعدہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو راہِ نجات نہیں دکھاتا جو اس کی نعمت کا کفران کریں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے۔ اور یہ غفلت میں ڈوب چکے ہیں۔

اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط اِنَّھُمْ سَآءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَھُمْ لَا یَفْقَھُوْنَ ۝ (المنافقون ۶۳:۲-۳)، انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور اس طرح یہ لوگ اللہ کے راستے سے خود رُکتے اور دوسرں کو روکتے ہیں کیسی بری حرکتیں ہیں جو یہ

لوگ کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے ایمان لا کر پھر کفر کیا اس لیے ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔ اب یہ کچھ نہیں سمجھتے۔

● **نفس پرست**: وہ لوگ جو اپنی نفسانی خواہشات کو اپنا معبود بناتے ہیں اور انھی کی پیروی کرتے ہیں وہ بھی دل پر مہر کے سزاوار ٹھیرتے ہیں۔ چنانچہ ارشادِ پاک ہے:

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ (الجاثیہ ۴۵:۲۳)، پھر کیا آپؐ نے کبھی اس شخص کے حال پر بھی غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا اور اللہ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اور اس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا؟ اللہ کے بعد اب اور کون ہے جو اسے ہدایت دے؟ کیا تم لوگ کوئی سبق نہیں لیتے؟

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ○ (محمدؐ ۴۷:۱۶)، ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کان لگا کر آپؐ کی بات سنتے ہیں اور پھر جب آپؐ کے پاس سے نکلتے ہیں تو ان لوگوں سے جنھیں علم کی نعمت بخشی گئی ہے پوچھتے ہیں کہ ابھی ابھی انھوں نے کیا کہا تھا؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے ٹھپّہ لگا دیا اور یہ اپنی خواہشات کے پیرو بنے ہوئے ہیں۔

یہ ہے دراصل ان لوگوں کی سوچ و فکر، روّیہ اور طرزِ عمل جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ دلوں پر مہر ثبت کر دیتے ہیں۔ اور پھر انسان کے لیے ہدایت و ضلالت، خیر و شر اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پاکیزہ سوچ و فکر، صحیح رویہ اپنانے اور درست طرزِ عمل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اس سے بھی محفوظ رکھے کہ ہم کوئی ایسا رویہ اختیار کریں، یا ہمارے اندر کوئی ایسی صفت پیدا ہو جائے کہ خدانخواستہ اُن لوگوں کے مشابہ ہو جائیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگائی ہے۔ اللہ ہمیں اس سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین!

★ مقالہ نگار ریڈ فاؤنڈیشن، باغ، آزاد کشمیر کے شعبہ فہم دین سے بطور مربی وابستہ ہیں